بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۶

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم ۔ سہ شنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۲۵ اخاء ۱۳۴۵ ہش ۔ ۹ رجب ۱۳۸۶ھ ۔ ۲۵ اکتوبر ۱۹۶۶ء | نمبر ۲۴۸

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۲۴ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت گزشتہ کئی روز سے حرارت کے باعث مسلسل ناساز چلی آرہی ہے۔ دن کو صبح بھی ٹمپریچر نارمل نہیں ہوتا لیکن دوپہر کو حرارت زیادہ ہو جاتی ہے اور شام تک ۱۰۰ کے قریب ٹمپریچر رہتا ہے۔ نیز جسم اور سر میں درد کی تکلیف بھی چل رہی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰہم آمین

○ محترم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔ اے کے والد محترم صوفی عطا محمد صاحب جالندھری مختلف عوارض سے بیمار ہیں اور بہت ضعیف اور کمزور ہو گئے ہیں۔

تمام بزرگان جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

انصار اللہ کے مرکزی اجتماع کا افتتاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرمائیں گے

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انشاء اللہ العزیز سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۲۸ اکتوبر بروز جمعۃ المبارک بعد نماز جمعہ ۳ بجے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے اجتماع کا افتتاح فرمائیں گے۔ نیز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۳۰ اکتوبر کو بروز اتوار ساڑھے گیارہ بجے قبل دوپہر اجتماع سے اختتامی خطاب فرمائیں گے۔ انشاء اللہ احباب کثرت سے شرکت فرمائیں۔

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اخلاقی معجزات وہ کام کر سکتے ہیں جو اقتداری معجزات نہیں کر سکتے

اکثر لوگ ظاہری معجزات و خوارق کی بجائے اخلاقِ فاضلہ سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں

"خوش اخلاقی ایک ایسا جوہر ہے کہ موذی سے موذی انسان پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے کہ ؏

لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش

فاسق آدمی جو انبیاء کے مقابلہ پر تھے خصوصاً وہ لوگ جو ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ پر تھے ان کا ایمان لانا معجزات پر منحصر نہ تھا اور نہ معجزات اور خوارق ان کی تسلی کا باعث تھے بلکہ وہ لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ فاضلہ کو ہی دیکھ کر آپ کی صداقت کے قائل ہو گئے تھے۔ اخلاقی معجزات وہ کام کر سکتے ہیں جو اقتداری معجزات نہیں کر سکتے۔ الاستقامت فوق الکرامت کا یہی مفہوم ہے اور تجربہ کر کے دیکھ لو کہ استقامت کیسے کرشمے دکھاتی ہے۔ کرامت کی طرف تو چنداں التفات ہی نہیں ہوتا خصوصاً آجکل کے زمانہ میں۔ لیکن اگر پتہ لگ جائے کہ فلاں شخص با اخلاق آدمی ہے تو اس کی طرف جس قدر رجوع ہوتا ہے وہ کوئی مخفی امر نہیں۔ اخلاقِ حمیدہ کی زد ان لوگوں پر بھی پڑتی ہے جو کئی قسم کے نشانات کو دیکھ کر بھی اطمینان اور تسلی نہیں پا سکتے۔ بات یہ ہے کہ بعض آدمی ظاہری معجزات اور خوارق کو دیکھ کر ایمان لاتے ہیں اور بعض حقائق اور معارف کو دیکھ کر مگر اکثر لوگ وہ ہوتے ہیں جن کی ہدایت اور تسلی کا موجب اخلاقِ فاضلہ اور التفات ہوتے ہیں۔"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

عاجزانہ درخواست دعا

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ میرے نہایت رحیم و کریم اور پیارے آسمانی آقا نے اپنے بندوں کی عاجزانہ دعائیں قبول فرما کر محمودہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ کا اپریشن اپنے خاص فضل و کرم سے کامیاب فرمایا۔ میرے تمام مخلص بہن بھائی اور بزرگ اسی طرح دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم کی بارشیں جاری رکھے اور محمودہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ کو اپریشن کے بعد کی ہر قسم کی پیچیدگیوں سے اور خطرات سے محض اپنی قدرت سے محفوظ رکھے۔ اور جلد از جلد صحت کامل عطا فرما کر بحالیٔ صحت فرمائے۔ آمین اللّٰہم آمین

آپ سب بزرگوں اور بہن بھائیوں کی دعاؤں کا محتاج
آپ کا مخلص اور غمخوار مرزا منور احمد

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۶۶ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کی

عظیم الشان پیشگوئی

جب کوئی پیشگوئی لفظاً بلفظہٖ پوری ہو تو اس کی تاویل کرنا بڑی جسارت ہے۔ حالانکہ اکثر پیشگوئیاں استعارہ کی زبان میں ہوتی ہیں۔ اور اگر استعارات کی تاویل کی جائے تو بجا ہے۔ مثلاً سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی ہے کہ آخری زمانہ میں حضرت مسیح ابن مریم ظہور کریں گے۔ جو امت محمدیہ میں ہوکر اسلام کی اشاعت و تبلیغ کریں گے۔ اور

یکسر الصلیب و یقتل الخنزیر

کا کام سرانجام دیں گے۔ یعنی آپ صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اب تمام مسلمان اہل علم حضرات کا اس بات پر اتفاق ہے کہ کسر الصلیب اور قتل خنزیر میں استعارہ کی زبان استعمال کی گئی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ آنے والا مسیح موجودہ ملحدانہ مسیحیت کا استیصال کرے گا۔ اس سے یہ بھی استنباط کیا جا سکتا ہے کہ جب ان الفاظ سے استعارہ کے معنے لئے جاتے ہیں تو مسیح ابن مریم کا جو نام استعمال کیا گیا ہے۔ وہ بھی استعارہ کی زبان میں استعمال کیا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ آنے والا جو امت محمدیہ کا فرد ہوگا وہی کام امت محمدیہ کے لئے کرے گا جو مسیح ناصری علیہ السلام نے امت موسوی یعنی یہودیوں کے لئے کیا تھا۔

یہ تاویل ایسی ہے کہ جس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ بات عقل تسلیم نہیں کر سکتی کہ صلیب توڑنے کا مطلب ہے کہ آنے والا لکڑی یا لوہے کی صلیبیں توڑتا پھرے گا اور جنگلوں میں جا جا کر یا ریوڑوں میں گھس کر خنزیروں کو قتل کرتا پھرے گا۔ اس لئے ان الفاظ کی یہ تاویل قرین عقل ہے۔ کہ آنے والا موجودہ الحادی عیسائیت کا قلع قمع کرے گا۔ اور حضرت مسیح ناصری علیہ السلام جو فوت ہو چکے ہیں وہ نہیں آئیں گے بلکہ ان کے نام پر کوئی شخص جو انہی کی خو بو کا حامل ہوگا کھڑا کیا جائے گا۔ جو عیسائیت کا استیصال کرے گا۔

یہ ایک واضح مثال ہے اس امر کی کیونکہ اکثر پیشگوئیاں استعاروں کی زبان میں ہوتی ہیں۔ اگر کوئی شخص وہی کام کرے جس کا اس پیشگوئی میں ذکر ہے اور وہ یہ دعوےٰ بھی کرے کہ میں وہی ہوں جس کی خبر پیشگوئی میں دی گئی ہے۔ تو استعارات کے پردے اتار کر دیکھا جائے۔ کہ آیا یہ استعارات اس پر چسپاں ہوتے ہیں۔ اگر ہوتے ہوں تو اس شخص کے دعوے کو تسلیم کر لینا چاہیئے۔

یہ ایک ایسا واضح اصول ہے کہ جس کو ہر دین کے اہل علم حضرات نے تسلیم کیا ہے تاہم کئی بار ایسی بھی صورت ہوتی ہے۔ کہ پیشگوئی کی بعض باتیں لفظ بلفظ پوری ہو جاتی ہیں۔ ایسی صورت میں اگر کوئی شخص دور از کار تاویلوں سے کام لے کر اس سے انکار کرتا ہے تو یہ بڑی جسارت ہے۔

اس اصول کے مطابق آپ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی الوصیت میں "قدرت ثانیہ" کے متعلق پیشگوئی پر غور کریں۔ آپؑ نے سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت کی مثال دے کر صاف لفظوں میں نشان دہی کر دی ہے کہ "قدرتِ ثانیہ" سے مراد خلافت ہے۔ جس طرح سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن ہونے سے پہلے خلافت کی چادر پہنائی گئی تھی بعینہٖ اسی طرح سیدنا حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تدفین سے پہلے خلیفۃ المسیح تسلیم کر لیا۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ حضور علیہ السلام نے "قدرت ثانیہ" کی لفظ "خلافت" کے لئے ہی استعمال کیا ہے۔ اور اس کے کوئی اور معنے نہیں ہو سکتے چنانچہ آپؑ نے اسی عبارت میں آیۃ استخلاف سے استدلال فرمایا ہے اور وضاحت کی ہے فرماتے ہیں:۔

"سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالےٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کرکے دکھلاوے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالےٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں۔ کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔"

(رسالہ الوصیۃ ص۷)

پھر آپ فرماتے ہیں:۔

"جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا۔ جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی۔ اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالےٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کرکے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا۔ اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا۔ اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا۔ یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے۔"

(رسالہ الوصیت ص۸)

آیۃ استخلاف کا ایک حصہ نقل کر کے آپ نے صاف صاف بتلا دیا کہ آپکے بعد جو "قدرت ثانیہ" کا ظہور ہوگا۔ وہ بھی اسی طرح خلافت کی صورت میں ہوگا۔ جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو آپؐ کا خلیفہ بنایا گیا

الغرض "قدرت ثانیہ" کی پیشگوئی ایسے صاف صاف لفظوں میں کی گئی ہے کہ اس کی دور از قیاس تاویل کرنا قطعاً صحیح نہیں ہو سکتا۔ اور جب ایک بات لفظ بلفظ پوری ہو گئی ہے۔ تو اس کو ماننے والے کس طرح غلطی پر سمجھے جا سکتے ہیں ؎

آفتاب آمد دلیل آفتاب

اب "الوصیت" کے حاشیہ کی طرف آئیے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص قائم کروں گا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا۔ اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا۔ اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے۔ سو ان دنوں کے منتظر رہو۔ اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اس کے وقت میں ہوتی ہے۔ اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھہرے۔ جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔" (رسالہ الوصیت حاشیہ ص۳)

(باقی دیکھیں صفحہ ۷ پر)

پیکرِ صدق و صفا — حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ

(مکرم مولوی غلام باری صاحب سیفؔ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت کعب بن مالک کے دادا کا نام عمرو بن قین تھا۔ کنیت ابی کعب۔ والدہ کا نام لیلےٰ بنت زید بن ثعلبہ تھا۔ انصار کے خزرج قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ لہذا المدنی بھی کہلاتے تھے۔

عقبہ ثانیہ

آپ ان خوش نصیبوں میں سے تھے جنہوں نے عقبہ ثانیہ کے موقعہ پر بیعت کی تھی اور اس پر بجا طور پر فخر کیا کرتے تھے۔ بدر کی جنگ میں یہ شریک نہ تھے اور فرماتے تھے کہ اس میں عدم شرکت کی وجہ یہ تھی کہ ہم نے سمجھا تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صرف قریش کے قافلہ کی روک تھام کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں لیکن وہ تو خدا کی تقدیر تھی کہ قریش سے مٹھ بھیڑ ہو گئی۔ فرمایا کرتے تھے کہ عقبہ کا وہ تاریخی موقعہ ہے جب ہم نے اسلام پر ثابت قدم رہنے کا عہد کیا تھا۔

عقبہ ثانیہ کی رات وہ مبارک رات تھی جب مکہ کی ایک گھاٹی میں کفر کے زور کے ایام میں ستر فدائی رات کی تاریکی میں اکٹھے ہوئے تھے۔ انھوں نے آئندہ کی مشکلات کا جائزہ لیتے ہوئے ہر حالت میں اسلام اور حضرت بانی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم سے وفاداری کا عہد باندھا تھا اور اسلام کی خاطر تمام طاغوتی طاقتوں سے ٹکر لینے کے لئے وہ تیار ہو گئے تھے۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے اور آپؐ نے انصار اور مہاجرین کے درمیاں مواخات قائم فرمائی تو حضرت کعب بن مالک کی مؤاخاۃ حضرت طلحہ سے قائم فرمائی۔ حضرت طلحہ ان دس بزرگوں میں سے ہیں جنہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی دنیا میں جنت کی بشارت دی تھی۔ ایک روایت میں حضرت زبیر سے بھی مؤاخاۃ کا ذکر آتا ہے۔ اور حضرت زبیر کے مقام کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ جنگِ احزاب کے موقع پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں "میرا حواری" کا خطاب دیا تھا۔ حضرت زبیر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ حضرت عائشہ کی بہن حضرت اسماء سے ان کی شادی ہوئی تھی۔ گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہم زُلف بھی تھے۔

شاعرِ عربی

حضرت کعب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شعراء میں سے تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے تین مسلمان شاعر مشہور تھے۔ (۱) حضرت حسان بن ثابت (۲) عبد اللہ بن رواحہ (۳) کعب بن مالک۔

حضرت کعب اپنے اشعار میں کفار کو ان کے بد انجام سے ڈراتے تھے۔ چنانچہ ایک موقعہ پر دوس اور ثقیف قبیلہ کو مخاطب ہو کر آپ نے یہ دو شعر کہے ؎

قضینا من تہامۃ کل وتر
وخیبر ثم اغمدنا السیوف
تخبرنا ولو نطقت لقلن
قواطعھن دوسًا و ثقیف

ترجمہ:۔ ہم نے تہامہ اور خیبر سے تمام بدلہ لے لیا اور تلواروں کو میان میں کر لیا۔ تلواریں ہمیں بتلا رہی ہیں اور اگر وہ بول سکتیں تو کہتیں کہ اب ان کی کاٹ دوس اور ثقیف قبیلہ ہیں۔

اسد الغابہ میں ہے کہ یہ شعر سنے تو دوس نے کہا

"انطلقوا فخذوا
لانفسکم لا ینزل بکم
ما نزل بثقیف"۔[۱]

جلدی کرو اپنا بچاؤ کر لو ورنہ ثقیف کی طرح کہیں ہم بھی نہ دھر لئے جائیں۔ ایک اور موقعہ پر انہوں نے یہ شعر کہا ؎

زعمت سخینۃ ان ستغلب ربّہا
فلیغلبن مغالب الغلّاب

سخینہ کا گمان ہے کہ اس کا معبود اس کو غالب کرے گا
بہتر ہے وہ غالب ہونے والوں کے غالب خدا پر

---

[۱] اسد الغابہ

غلبہ حاصل کریں۔[۱]

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے شعر سُنا تو فرمایا کعب تم نے اس شعر سے خدا کو خوش کیا۔

حضرت کعب اور جنگِ اُحد

اُحد کی جنگ میں حضرت کعب شریک ہوئے اور انہیں یہ فخر حاصل ہُوا تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کی زرہ پہنی تھی جو کہ تانبے کی بنی ہوئی تھی اور انھوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زرہ پہنی تھی۔[۲] اُحد کے دن اس بہادری سے لڑے تھے کہ جسم پر گیارہ زخم لگے تھے جب آنحضرتؐ ابن قمیئہ کی تلوار سے زخمی ہوئے اور ایسا موقعہ بھی آیا کہ آنحضرتؐ بیہوش ہو کر گر گئے اور یہ مشہور ہو گیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے تو سب سے پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پہچاننے والے بھی حضرت کعب ہی تھے۔ آپ کہتے ہیں مَیں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں خود کے نیچے چمکتی دیکھیں تو زور سے پکارا اے مسلمانو! تمہیں بشارت ہو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم یہ ہیں۔

پہلی اور آخری جنگ

یہ بھی عجیب تاریخی اتفاق ہے کہ حضرت کعب پہلی جنگ یعنی بدر میں شریک نہ ہو سکے تھے۔ اور اس جنگ سے پیچھے رہنے کی وجہ سے وہ خود فرماتے ہیں صرف میری غفلت تھی لیکن جہاں اس تاریخی موقعہ سے آپ محروم رہے اور اپنی اس غلطی کی وجہ سے سزا پائی وہاں اس سزا نے ان کے کردار کے ایسے عظیم الشان پہلو اجاگر کئے جنہوں نے انہیں تاریخِ اسلام میں زندہ جاوید بنا دیا۔

نو ہجری کا موسمِ گرما کا واقعہ ہے

---

[۱] اسد الغابہ و کنز العمال
[۲] اسد الغابہ

رجب کا مہینہ تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی کہ ہرقل نے رومیوں کا ایک لشکرِ جرار تیار کیا ہے اور وہ مسلمانوں پر حملہ کی تیاری کر رہا ہے۔ یہ دن شدید گرمی کے تھے۔ ملک میں خشک سالی تھی۔ فصلیں پکی ہوئی تھیں۔ گھروں سے نکلنا بہت مشکل تھا۔ دُور دراز کا سفر تھا۔ اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو صراحت سے بتا دیا کہ شام کی طرف سفر درپیش ہے پوری تیاری کر لی جائے۔ آپ نے لشکر کی تیاری کے اخراجات کے لئے چندہ کی اپیل بھی کی۔ چنانچہ سب سے بڑھ کر حضرت عثمان غنیؓ نے حصہ لیا۔ اسی موقعہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اللّٰھم ارض عن عثمان
فانی عنہ راضٍ۔[۱]

اے اللہ عثمان سے راضی ہو جا
مَیں بھی اس سے راضی ہوں۔

اسی موقعہ پر سات صحابی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ یا رسول اللہ ہمارے پاس اس دُور دراز کے سفر کے لئے کوئی سواری نہیں ہمیں سواری عنایت فرمائیے اور جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے انکار فرما دیا۔ وہ روتے ہوئے واپس ہوئے کہ کیا اب ہم اس تاریخی سعادت سے محروم رہ جائیں گے؟ قرآن مجید اس واقعہ کو یوں بیان فرماتا ہے:۔

" لا اجد ما احملکم
علیہ تولوا واعینھم
تفیض من الدمع حزنا
الا یجدوا ما ینفقون "[۲]

اس موقع پر منافقین نے کہا تھا کہ اتنی سخت گرمی ہے۔ لوگو اس گرمی میں باہر نہ نکلو۔ قرآن مجید میں اس کا ذکر ان آیات میں ہے:۔

" وقالوا لا تنفروا
فی الحر قل نار جہنم
اشد حرًّا۔ لو کانوا
یفقھون "[۳]

منافقوں نے کہا گرمی میں جہاد کے لئے نہ جاؤ کہہ دے جہنّم کی گرمی زیادہ سخت ہے۔ اے کاش وہ سمجھیں۔

اس موقعہ پر حضرت ابو خیثمہ رضؓ کہیں باہر سفر پر گئے ہوئے تھے واپس آئے تو پتہ چلا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

---

[۱] ابن ہشام
[۲] توبہ ع ۱۲
[۳] توبہ ع ۱۱

سفر پر تشریف لے گئے ہیں۔ آپ کی دو بیویاں تھیں۔ انہوں نے ان کی آمد پر جھونپڑیوں کو صاف کیا۔ پانی وغیرہ چھڑکا مگر انہیں ٹھنڈا کیا۔ کھانا وغیرہ تیار کیا انہوں نے یہ اہتمام دیکھا تو فرمایا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دھوپ آندھی اور گرمی میں ہوں اور ابوخثیمہ ٹھنڈے سائے، تیار کھانے اور خوبصورت عورت کے پاس گھر میں مقیم ہو۔ یہ انصاف نہیں خدا کی قسم میں گھر میں داخل نہیں ہوں گا۔ میں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جا کر ملتا ہوں۔

چنانچہ آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے روانہ ہو گئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دُور سے غبار اٹھتا دیکھا تو فرمایا۔ کن ابا خثیمہ خدا کرے ابوخثیمہ ہو۔

اسی جنگ کا واقعہ ہے کہ حضرت ابوذرؓ کی سواری تھک گئی۔ آپ بہت پیچھے رہ گئے۔ بالآخر سواری کو وہیں چھوڑا اور حضرت ابوذر غفاری اپنی پشت پر سامان لاد کر پیدل چل پڑے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ دُور اکیلا آدمی پیدل چلا آ رہا ہے فرمایا۔ کن ابا ذر خدا کرے یہ ابوذر ہوں۔

اس موقع پر لشکر کا راشن ختم ہو گیا تو تمام کھجوریں ایک جگہ جمع کر لیں اور سب کو راشن مساوی تقسیم کر دیا جاتا۔ اس موقعہ کے متعلق یہ بھی مروی ہے کہ ایک کھجور فی کس ملتی تھی۔ کسی نے پوچھا کہ ایک کھجور سے تمہارا کیا بنتا تھا۔ جواب دیا اس کھجور کی قدر کا بھی اُس وقت پتہ چلا جب صرف گٹھلی چوس کر ہم پانی پی لیتے تھے[1]۔

اس موقعہ پر یہ نوبت بھی آئی کہ پانی کی کمی کی وجہ سے سواریوں کو ذبح کر کے ان کی اوجریوں میں سے نچوڑ کر پانی پیا[2]۔

اس موقع پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں محمد بن مسلم انصاری کو امیر مقرر فرمایا تھا۔ بعض نے سباع بن عرفطہ کا بھی نام لیا ہے۔ ابن سعد نے اوّل الذکر کو ہی زیادہ درست قرار دیا ہے۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو اپنے اہل و عیال کی حفاظت کے لئے اپنا جانشین مقرر فرمایا۔ حضرت علی فرماتے ہیں جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو مدینہ میں سوائے بچوں عورتوں یا منافقوں کے کوئی تھا ہی نہیں۔ حضرت علیؓ اس کیفیت کو دیکھ کر گھبرائے اور مدینہ سے تین میل دُور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ مدینہ میں تو سوائے عورتوں اور بچوں کے کوئی نہیں رہا ایک مومن کی حیثیت سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے صدمہ محسوس کیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کی دلجوئی کرتے ہوئے فرمایا:۔

اے علی اگر ایک تاریخی سعادت سے آپ محروم ہو رہے ہیں تو اس میں تمہارا کیا قصور۔ ایک تاریخی سعادت آپ کو حاصل بھی ہو رہی ہے کہ آپ میرے قائم مقام ہوں گے اسی طرح جس طرح ہارون موسیٰ کے ان کی غیبوبت میں قائمقام تھے۔ ہاں ایک فرق ہے موسیٰ کی موجودگی اور عدم موجودگی دونوں حالتوں میں ہارون نبی تھے۔ لیکن آپ میرے قائم مقام تو ہوں گے لیکن نبی نہیں ہوں گے۔

(باقی)

[1] تفسیر کبیر جزو رابع
[2] ابن سعد

ٹورنامنٹ

انٹرکالجیئٹ زونل باسکٹ بال ٹورنامنٹ

۲۳-۱۰-۶۶ بروز اتوار سے اسلامیہ کالج چنیوٹ کی گراؤنڈ میں کھیلا جا رہا ہے جس میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی بورڈ ٹیم نے گورنمنٹ کالج جھنگ کو شکست دے کر نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ الحمد للہ۔

اب ۲۴-۱۰-۶۶ بروز سوموار ٹھیک ۳ بجے بعد دوپہر تعلیم الاسلام کالج اور گورنمنٹ کالج سرگودہا کے مابین فائنل میچ کھیلا جائیگا لہذا تقین حضرات سے درخواست ہے کہ گراؤنڈ میں پہنچ کر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں جزاکم اللہ۔ (چوہدری) محمد علی ایم۔ اے

کوچ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے نویں سالانہ اجتماع کی مختصر روداد

ناصرات الاحمدیہ اور لجنات سے حضرت سیدہ امّ متین صاحبہ کا خطاب

ربوہ ۲۱۔ اکتوبر۔ (بروز جمعۃ المبارک) آج صبح لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا نواں سالانہ اجتماع خدا تعالےٰ کے فضل و رحم سے اپنی سابقہ روایات کے مطابق خالص دینی ماحول میں شروع ہوا۔

پہلا اجلاس ــــ ناصرات کا پروگرام

پہلا اجلاس ناصرات الاحمدیہ کے پروگرام کے لئے مخصوص تھا۔ دوسرے اجلاس میں لجنہ اماء اللہ کے اجتماع کا افتتاح ہوا۔ ہر دو اجلاسوں کا افتتاح حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی تقاریر سے ہوا۔ آپ نے ناصرات الاحمدیہ سے خطاب کرتے ہوئے ننھی بچیوں کو ان کی دینی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ بچیوں کو یہ ہرگز نہیں سمجھنا چاہیئے کہ وہ بہت چھوٹی ہیں اور کوئی کام نہیں کر سکتیں۔ اگر بچپن ہی سے وہ کام کرنے کی عادت۔ ذمہ داری کا احساس۔ مذہب اور خدا تعالیٰ سے محبت۔ وطن کی خدمت کے جذبات اپنے اندر پیدا کریں تو بڑے ہو کر وہ یہ تمام کام باحسن طریق سرانجام دے سکیں گی۔ آپ نے اس ضمن میں ناصرات الاحمدیہ کی نگرانوں اور ماؤں کو بھی اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ بچپن کا زمانہ تربیت کا زمانہ ہوتا ہے اس لئے والدین اور سیکرٹریان ناصرات کو ہر موقع پر انکی تربیت کا خیال رکھنا چاہیئے اور انہیں محنتی۔ دیانتدار اور امور خانہ داری میں ماہر ہونے کی تربیت بھی دینی چاہیئے۔ ان کی تربیت ایسی ہونی چاہیئے کہ جب اگر کسی وقت ملک۔ مذہب یا قوم ان سے کسی قربانی کا مطالبہ کرے تو وہ بے مثال قربانیاں پیش کر سکیں۔

آپ نے قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھانے کی بھی تاکید کی اور فرمایا کہ اگر تمام ناصرات قرآن کریم پڑھنے لگیں تو چند سال تک ہماری لجنہ میں کوئی ممبر ایسی نہیں رہے گی جس نے قرآن کریم نہ پڑھا ہو۔

آپ کی تقریر کے بعد ناصرات کے چھوٹے گروپ کے تقریری۔ حفظِ قرآن اور تلاوتِ قرآن کے مقابلہ جات ہوئے جن میں بچیوں نے ذوق و شوق سے حصہ لیا۔

دوسرا اجلاس ــــ لجنات سے افتتاحی خطاب

تلاوت قرآن کریم۔ نظم اور عہد نامہ کے بعد حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کے خطاب سے شروع ہوا۔ آپ نے نمائندگان لجنات کو اھلاً و سھلاً و مرحبا کہا اور فرمایا کہ سالِ رواں کا سب سے اہم اور سب سے المناک واقعہ جماعت کے نہایت ہی محبوب امام حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی ہم سے دائمی جدائی ہے۔ وہ مجسم نور تھے جن کا آنا۔ جن کی زندگی اور جن کا نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جانا سب خدا تعالےٰ کی پیشگوئیوں کے مطابق تھا۔ وہ ابرِ رحمت بن کر عالمِ احمدیت پر برستا رہا لیکن طبقۂ نسواں نے تو اس کی برکتوں سے بہت ہی فائدہ اٹھایا۔

آپ نے فرمایا کہ خدا تعالےٰ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی جدائی کے بعد مومنین کے زخمی دلوں پر تسکین کا پھاہا رکھا اور اپنے وعدے کے مطابق حضرت مصلح موعودؓ کے بعد ہمیں پھر خلافت کے انعام سے نوازا۔ آپ نے فرمایا خلافتِ ثالثہ کے عہد میں لجنہ اماء اللہ کا یہ پہلا اجتماع منعقد ہو رہا ہے اس لئے اس اجتماع کے موقع پر میں تمام لجنات کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں اظہارِ عقیدت اور وفاداری پیش کرتی ہوں۔

آپ نے فرمایا کہ عورتوں کا فرضِ اوّلین ہے کہ وہ خلیفۂ وقت کی پیش کردہ تحریکوں کی اشاعت کریں اور ان کے مطابق عمل کریں۔ اس کے بعد آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی پیش کردہ چار تحریکوں یعنی فضل عمر فاؤنڈیشن کا قیام۔ قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ تمام افرادِ جماعت کو سکھانے کی مہم وقف عارضی اور رسومات ترک کرنے کی تحریک کو تفصیل سے بیان کرتے ہوئے بتایا کہ کیسے احمدی مستورات ان میں حصہ لے سکتی ہیں۔

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی افتتاحی تقریر کے بعد معیار اوّل کا تقریری مقابلہ ہوا اور اس کے بعد تلاوتِ قرآن کریم کا مقابلہ ہوا۔ ساڑھے چھ بجے شام پہلے دن کا پروگرام بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

ساڑھے آٹھ بجے شب سے ساڑھے دس بجے شب تک حضرت ام متین صاحبہ کی صدارت میں مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوا جس میں متعدد اہم تجاویز منظور کی گئیں۔

اطفال الاحمدیہ کے تئیسویں سالانہ اجتماع کی مختصر روداد

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کا افتتاحی خطاب

پہلا دن

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا تئیسواں سالانہ اجتماع ۲۱ اکتوبر بروز جمعہ کو پونے گیارہ بجے قبل از دوپہر ایوان محمود (ہال خدام الاحمدیہ) میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے افتتاحی خطاب اور دعا سے شروع ہوا۔ بیرونی مجالس کے نمائندہ اطفال سالانہ اجتماع میں شمولیت کی خاطر ۲۱ اکتوبر کی شب سے ہی اپنے مربیان اور ناظمین اطفال کے ہمراہ جوق در جوق مرکز میں آنا شروع ہو گئے تھے۔ اطفال کی آمد کا سلسلہ اجتماع کے افتتاح تک جاری رہا۔ امسال بیرونی مجالس کے اطفال کی رہائش کا انتظام تعلیم الاسلام ہائی سکول میں کیا گیا۔ اور ربوہ کے اطفال اپنے اپنے گھروں میں ہی رہائش رکھتے رہے۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد سے اجتماع کے افتتاح تک بیرونی مجالس اور ربوہ کے جملہ اطفال نے اجتماع میں شامل ہونے کے لئے بڑے شوق سے آخری تیاری شروع کر دی تھی۔ صبح ۹ بجے سے ۱۰ بجے تک مقام اجتماع سے اجتماع میں شامل ہونے والے اطفال کے ٹکٹ داخلہ جاری کئے گئے۔ اجتماع کے افتتاح تک ۳۶ بیرونی مجالس کے ۲۰۴ نمائندہ اطفال اور ربوہ کے ۱۸ حلقہ جات کے ۱۰۵۷ اطفال کل ۱۲۶۱ اطفال نے ٹکٹ داخلہ حاصل کئے جبکہ اطفال کے گذشتہ اجتماع کے افتتاحی اجلاس میں شامل ہونے والے اطفال کی تعداد ۱۵۰۰ کے قریب تھی۔

اجتماع کا افتتاح

اجتماع میں شامل ہونے والے جملہ اطفال ٹکٹ داخلہ حاصل کرنے کے بعد ۱۰ بجے صبح مقام اجتماع میں اپنی اپنی مجالس کے ہمراہ ایک خاص تنظیم کے ساتھ نعرہ ہائے تکبیر اللہ اکبر کے نعرے بلند کرتے اور درود شریف پڑھتے ہوئے مقام اجتماع میں داخل ہوتے جب جملہ اطفال مقام اجتماع میں اپنی اپنی مجالس میں مقررہ جگہوں پر بیٹھ گئے تو پونے گیارہ بجے قبل دوپہر اجتماع کے افتتاحی اجلاس کا آغاز ہوا۔ پروگرام کے مطابق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اطفال کے اجتماع کا افتتاح فرمانا تھا لیکن حضور ایدہ اللہ تعالےٰ اپنی علالت طبع کے باعث افتتاح کے لئے تشریف نہ لا سکے۔ اسلئے محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اپنے خطاب اور دعا سے اجتماع کا افتتاح فرمایا۔

محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا افتتاحی خطاب

افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو ایک طفل عزیز مشہود الحق نے کی۔ اس کے بعد محترم صدر صاحب کی معیت میں جملہ اطفال نے کھڑے ہو کر اپنا عہد دہرایا۔ عہد دہرانے کے بعد محترم صدر صاحب نے اطفال الاحمدیہ سے اپنا خطاب شروع فرمایا۔ محترم صدر صاحب نے اپنے خطاب کے شروع میں فرمایا کہ پروگرام کے مطابق افتتاحی اجلاس کا وقت کم رکھا گیا ہے۔ کیونکہ اسکے بعد جمعہ کی تیاری کر کے مسجد میں نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے حاضر ہونا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اسلام میں نماز جمعہ کو بہت فضیلت حاصل ہے اسلئے جملہ اطفال کو جمعہ کی تیاری کر کے نماز جمعہ میں شامل ہونا چاہیے۔ اس کے بعد محترم صدر صاحب نے فرمایا کہ اطفال کے اجتماع کا آغاز بسم اللہ الرحمان الرحیم سے کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس آیت مبارکہ کے ساتھ قرآن کریم کا آغاز ہوا ہے۔ پس اسکے ساتھ ہی ہر مبارک کام کا افتتاح کرنا چاہیئے۔ محترم صدر صاحب نے اپنا خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں خدا تعالےٰ کی رحمانیت اور رحیمیت کا بیان ہے خدا تعالےٰ کی رحمانیت عام ہے اس کے تحت اللہ تعالےٰ نے پہلے ہمارے والدین کو اور پھر ان کے ذریعہ ہمیں پیدا کر کے ہماری پرورش کا سامان کیا اور خدا تعالےٰ اپنی رحیمیت کی صفت کے تحت محض اپنے فضل سے ہماری کوششوں کے نتیجہ میں ہم پر اپنے افضال کی بارش نازل فرماتا ہے۔ پس ہم خدا تعالےٰ کو اسکی رحمانیت اور اسکی رحیمیت کا واسطہ دے کر اس اجتماع کے بابرکت ہونے کی دعا کرتے ہیں۔

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے بچوں سے اپنے خطاب کے آخر میں فرمایا کہ عزیز بچو! آپ ایک ایسی قوم سے تعلق رکھتے ہیں کہ جسے اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ میں ساری دنیا میں اشاعتِ اسلام کا عظیم الشان فریضہ سرانجام دینے کی خاطر منتخب فرمایا ہے۔ پس آپ اپنے آپ کو بچے سمجھتے ہوئے کم حیثیت نہ دیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُن کم عمر صحابہ کی طرح قربانیاں پیش کریں کہ جنہوں نے ہر قربانی کے موقعہ پر بڑی عمر کے صحابہ کے دوش بدوش قربانی اور ایثار کا شاندار نمونہ پیش کیا۔ آخر میں آپ نے فرمایا کہ اے اطفال الاحمدیہ آپ کو مبارک ہو کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے آپ پر اعتماد کرتے ہوئے ایک عظیم الشان کام آپ کے سپرد کیا ہے یعنی امسال وقفِ جدید کے چندہ میں پچاس ہزار روپے کی کمی کو پورا کرنا آپ کے ذمہ لگایا ہے۔ پس آپ کا فرض ہے کہ آپ خود کو اس عظیم الشان قربانی کے اہل ثابت کرتے ہوئے اسے شاندار طور پر پورا کریں۔ تا کہ اللہ تعالیٰ سے آپ کا تعلق قائم ہو اور دینِ اسلام کو غلبہ نصیب ہو

افتتاحی خطاب کے بعد محترم صدر صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ جس میں جملہ اطفال کے علاوہ وہ بزرگان سلسلہ بھی شامل ہوئے۔ جو اجتماع کی افتتاحی تقریب میں شمولیت کی خاطر مقام اجتماع میں تشریف لائے ہوتے جو اجتماع کی افتتاحی تقریب میں شمولیت کی خاطر مقام اجتماع میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ دعا کے بعد ½ ۱۱ بجے جملہ اطفال نے کھانا کھایا اور جمعہ کی تیاری کر کے مسجد مبارک میں نماز جمعہ کی ادائیگی کیلئے حاضر ہو گئے۔

ورزشی مقابلہ جات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ سننے اور نماز جمعہ اور نماز عصر جمع کر کے ادا کرنے کے بعد جملہ اطفال ایک تنظیم کے ساتھ خدام الاحمدیہ کے اجتماع کے افتتاحی اجلاس میں شامل ہوئے۔ خدام کے اجتماع کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب سے فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطاب کے بعد اطفال کے ورزشی مقابلہ جات کا پروگرام شروع ہوا۔ اجتماع کے پہلے دن فٹ بال اور کبڈی کے دو مقابلہ جات ہوئے۔ فٹ بال کا مقابلہ ربوہ کی ٹیم اور لاہور اور ملتان ڈویژن کی ٹیم کے مابین تعلیم الاسلام کالج کی گراؤنڈ میں ہوا۔ یہ مقابلہ بہت دلچسپ تھا۔ اس مقابلہ میں ربوہ کی ٹیم نے چار گول سے دوسری ٹیم پر جیت حاصل کی۔ کبڈی کا مقابلہ کراچی اور سرگودہا کی ٹیم اور راولپنڈی ڈویژن کی ٹیم کے مابین تعلیم الاسلام ہائی سکول کی گراؤنڈ ہوا۔ یہ مقابلہ بھی بہت دلچسپ تھا۔ اس مقابلہ میں موخرالذکر ٹیم نے ۱۱ کے مقابلہ میں ۲۰ پوائنٹس حاصل کر کے مخالف ٹیم سے جیت حاصل کی۔ ان ہر دو مقابلہ جات کو دیکھنے کے لئے اطفال بڑے شوق سے بڑی تعداد میں گراؤنڈز میں جمع ہوئے۔

مقابلہ تلاوت قرآن کریم

ورزشی مقابلہ جات کے بعد جملہ اطفال نے مقامِ اجتماع میں نماز مغرب اور عشاء باجماعت ادا کیں۔ اسکے بعد رات کا کھانا کھایا گیا اور ۸ بجے شب اطفال کے مقابلہ تلاوت قرآن کریم کا پروگرام شروع ہوا۔ علمی مقابلوں کے لئے اطفال کے دو معیار بنائے گئے ہیں۔ معیار صغیر جس میں ۷ سے ۱۱ سال تک عمر کے اطفال شامل ہوتے ہیں۔ اور معیار کبیر جو ۱۱ سے ۱۵ سال تک کے عمر کے اطفال کے لئے مقرر ہے۔ تلاوت قرآن کریم کے معیار کبیر میں بیس اطفال شامل ہوئے۔ اور معیار صغیر میں انیس ۱۹ اطفال نے شرکت کی یہ مقابلہ محترم قاضی محمد اسلم صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج کی صدارت میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن کریم کے مقابلہ کے اختتام کے بعد اطفال کو سلائیڈز کے ذریعہ گذشتہ سالانہ اجتماع اور دیگر مختلف قسم کی تصاویر دکھائی گئیں اسکے بعد ۱۰ بجے شب اطفال کے اجتماع کے پہلے دن کا پروگرام بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اور اطفال اپنی قیام گاہوں میں آرام کرنے کے لئے چلے گئے۔

منتظم اشاعت

سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ ۱۹۶۶

دعائے مغفرت

(۱)

۹۶۶/۹/۲۸ کو بمقام بتصتر (جو کہ ایبٹ آباد سے چار میل دور ہے) ماسٹر حیات محمد صاحب وفات پا گئے وہ اپنے گاؤں میں واحد احمدی تھے۔ ۱۹۲۳ء میں انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر شرف بیعت حاصل کیا تھا۔ آپ کی عمر ۸۵ سال تھی۔ اور بوجہ بڑھاپے کے ایبٹ آباد کا روزگار چھوڑ کر گھر میں ہی رہتے تھے۔ آپ کی اہلیہ پہلے فوت ہو گئی تھی۔ اپنا چندہ وصیت اپنی زندگی میں سب ادا کر دیا تھا۔ بڑے نڈر مخلص اور منکسر المزاج انسان تھے۔ ان کو بیمار دیکھ کر گاؤں والوں نے کہلا بھیجا تھا۔ کہ احمدیت کو ترک کر دو۔ ورنہ جنازہ اٹھانے والا کوئی نہ ملے گا۔ انہوں نے مطلق پرواہ نہیں کی۔ بلکہ یہ وصیت کی۔ کہ اگر کوئی احمدی بھی جنازہ میں نہ آیا۔ تو بے شک بغیر جنازہ دفن کر دینا۔ مگر خدا تعالیٰ کی مشیت کے ماتحت ان کی وفات پر گردو نواح سے بہت سے احمدی وہاں پہنچ گئے۔ مولانا چراغ دین صاحب مربی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ ایبٹ آباد کی جماعت کے علاوہ دانہ اور مانسہرہ کے احباب نے بھی تجہیز و تکفین میں بڑے خلوص سے حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کو اس کا اجر عظیم عطا فرما دے۔ جملہ بزرگوں اور احباب سے استدعا ہے۔ کہ مرحوم کے بلندی درجات کی دعا کریں۔ اور نماز جنازہ غائب بھی پڑھیں۔

(خاکسار محمد خان امیر ضلع ہزارہ)

(۲)

برادرم عبدالعزیز صاحب ٹھیکیدار ہیڈ بلو کی مورخہ ۱۰-۱۵ ر اکتوبر ۱۹۶۶ء کی درمیانی رات طویل علالت کے بعد وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب انکی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار عبدالرحمن ٹھیکیدار سمن آباد لاہور)

ولادت

۱۔ میرے چھوٹے لڑکے عزیزم معین الرشید ہاشمی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ۱۳ر اکتوبر کو پہلے فرزند سے نوازا ہے۔ جو میرا چوتھا پوتا اور مکرم خواجہ محمد صادق صاحب آف جہلم کا نواسہ ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نومولود مسعود کو حسنات دارین سے بہرہ افروز فرمادیں اور لمبی طبعی عمر صحت برکت عطا فرما کر خادم دین بنائے۔

(خاکسار رشید احمد ارشد

پنشنر سابق محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

۲۔ برادرم مولوی محمد الدین صاحب شاہد مربی سلسلہ میرپور خاص کو اللہ تعالیٰ نے ۱۴/۱۰/۶۶ بروز جمعۃ المبارک دوسری لڑکی عطا فرمائی ہے۔ بچی اپریشن کے ذریعہ سول ہسپتال حیدرآباد میں پیدا ہوئی ہے۔ ان کی اہلیہ صاحبہ بڑی تکلیف میں تھیں جس کی وجہ سے وہ بڑے پریشان ہیں۔ احباب جماعت ان کی اہلیہ صاحبہ کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت دے اور اپنی حفاظت میں رکھے۔ آمین

۔ محمد اکبر افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع تھر پارکر۔

۳۔ بندہ کی ہمشیرہ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ کے ہاں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے پہلی لڑکی کے بعد لڑکا تولد ہوا ہے۔ زچہ و بچہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ بچہ کو والدین و دیگر اقرباء کے لئے قرۃ العین بنائے۔ (جلال الدین احمد جھنگ صدر)

لجنات اماء اللہ کیلئے ضروری اعلان

ہماری بہنوں نے جو ہفتہ تحریک جدید از یکم اکتوبر تا ۸ر اکتوبر منایا ہے۔ اسکے متعلق بعض لجنات اماء اللہ کی رپورٹیں مرکزی لجنہ کے توسط سے دفتر ہذا میں ملی ہیں۔ دیگر لجنات کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ وہ اس ہفتہ کی کارگزاری کی رپورٹ جلد از جلد مرکز میں بھجوا دیں۔ اور وصول شدہ رقم مرکز میں پہنچانے کا اہتمام فرمائیں۔ تحریک جدید کا سال رواں ۳۱ر اکتوبر کو ختم ہو رہا ہے۔ اور اس سے پہلے وصولی کا کام تکمیل تک پہنچانا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو پہلے سے بڑھ کر کام کرنے کی توفیق بخشے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس رضی اللہ عنہ کی رحلت پر تعزیتی قرار دادیں

حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کی ناگہانی رحلت کی خبر احمدی جماعتوں نے بہت رنج و غم کے ساتھ سنی ہے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ کی مختلف تنظیموں کی طرف سے کثرت کے ساتھ تعزیتی قرار دادیں موصول ہو رہی ہیں۔ جن میں حضرت مولانا شمس صاحب کی المناک وفات پر گہرے غم و افسوس کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور آپ کی خدمات جلیلہ کا اعتراف کیا گیا ہے۔

چونکہ تفصیلی قرار دادیں بوجہ عدم گنجائش شائع نہ ہو سکیں گی۔ اس لئے ذیل میں صرف ان جماعتوں اور تنظیموں کے نام درج کئے جاتے ہیں۔ جنہوں نے تعزیتی قرار دادیں ارسال کی ہیں۔

جامعہ نصرت ربوہ۔ تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ۔ جماعت احمدیہ کراچی جماعت احمدیہ لاہور۔ جماعت احمدیہ پشاور۔ جماعت احمدیہ ڈھاکہ مشرقی پاکستان جماعت احمدیہ گجرات۔ جماعت احمدیہ منٹگمری۔ جماعت احمدیہ جہلم۔ جماعت احمدیہ اوکاڑہ۔ جماعت احمدیہ جڑانوالہ۔ جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ۔ جماعت احمدیہ ڈسکہ جماعت احمدیہ گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ۔ جماعت احمدیہ چک چھٹہ ضلع گوجرانوالہ انٹرنیشنل فرینڈشپ لیگ لاہور۔ مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی۔ مجلس خدام الاحمدیہ کراچی۔ مجلس خدام الاحمدیہ گجرات۔ مجلس انصار اللہ کراچی۔ لجنہ اماء اللہ حلقہ سبیہ منزل کراچی۔ جماعت احمدیہ بستی بادڑہ۔ جماعت احمدیہ برہمن بڑیہ مشرقی پاکستان۔ جماعت احمدیہ خانیوال۔ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ۔ الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ ربوہ جماعت احمدیہ وزیرآباد۔ جماعت احمدیہ راولپنڈی۔ جماعت احمدیہ لالہ موسیٰ۔ جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخان

ضرورت لیڈی لیکچرار

برائے

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کے لئے ایک پولیٹیکل سائنس کی لیڈی لیکچرار کی ضرورت ہے۔ ڈگری کلاسز کو پولیٹیکل سائنس اور انٹرمیڈیٹ کلاسز کو سوکس کا مضمون پڑھانا ہوگا۔

ابتدائی تنخواہ صدر انجمن احمدیہ کے منظور شدہ گریڈ 465-15-575/15-240 کے مطابق -/240 + 40 گرانی الاؤنس دی جاوے گی۔

تعلیمی قابلیت : کم از کم II کلاس ایم۔اے پولیٹیکل سائنس

انٹرویو : ۳۰ر اکتوبر کو صبح ۱۰ بجے ہوگا

درخواستیں معہ مصدقہ نقول اسناد اور تصدیق پریذیڈنٹ جماعت مقامی انٹرویو کے موقع پر پیش کریں۔

(پرنسپل)

درخواست ہائے دعا

۱۔ تحریک جدید کے انسپکٹر چوہدری محمد یوسف صاحب ناصر کی خوشدامن صاحبہ کی دائیں آنکھ میں موتیا اتر آیا ہے۔ کوجرہ میں ان کا اپریشن ہونے والا ہے۔ قارئین کرام سے ان کی کامل صحتیابی کے لیئے دعا کی درخواست ہے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

۲۔ بندہ آجکل کچھ مشکلات میں گھرا ہوا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بندہ کی تمام مشکلات آسان کرے۔ آمین (بشیر احمد صراف عزیز جیولری ورکس صدر بازار رحیم یار خان)

۳۔ مکرم میاں محمد بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع جھنگ چند دنوں سے بعارضہ بخار بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے (اقبال احمد جالندھری ربوہ)

۴۔ میرا لڑکا عزیزم عبدالعلیم خالد عرصہ سے آنتوں میں سوزش کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(شیخ عبدالعظیم خان ٹھیکیدار پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نوشہرہ ککے زئیاں۔ ضلع سیالکوٹ)

دلچسپ سائنسی معلومات

جیمنی ۱۱ کی تحقیقی پرواز

:- امریکی خلائی افسروں کے نقطۂ نگاہ کے مطابق انسان بردار جیمنی ۱۱ خلائی جہاز کی تین دن کی اڑان میں ایک نہایت اہم تجربہ پہلے سو منٹ کے اندر اندر عمل میں آئے گا۔ چنانچہ خلاباز مدار میں پہلی گردش کرنے سے پہلے پہلے ہی مدار میں گھومتے ہوئے ایجنا راکٹ کے ساتھ خلائی پلیٹ فارم قائم کریں گے اس سے پیشتر بھی اگرچہ امریکی خلاباز جیمنی کے ذریعہ خلائی پلیٹ فارم کئی بار بنا چکے ہیں تاہم اڑان کے فوراً بعد ہی اتنی جلدی پہلے کوئی خلائی پلیٹ فارم نہیں بنایا گیا۔ امریکی خلائی افسروں کا کہنا ہے کہ خلائی پلیٹ فارم چاند پر خلابازوں کو اتارنے کے سلسلے میں ایک نمایاں اور اہم وسیلہ بنے گا۔ اسی وجہ سے امریکی خلائی دفاعی محکمہ ناسا خلائی پلیٹ فارم کو زیادہ اہمیت دے رہا ہے اگرچہ اس سلسلے میں بہت سارے دوسرے سائنسی تجربے بھی عمل میں لائے جا رہے ہیں۔ جو چاند پر اترنے کے سلسلے میں ضروری ہیں۔

جیمنی ۱۱ پروگرام کے مطابق عین اس وقت داغا جائے گا جب پہلے سے چھوڑا ہوا ایجنا راکٹ ایک خاص مدار، مقام اور بلندی پر ہوگا تاکہ جیمنی ۱۱ کے خلاباز وقت پر اس کے ساتھ اپنے جہاز کو جوڑ کر پلیٹ فارم قائم کر سکیں کی۔ ذکر کرنے والے خلاباز اور ان کے ساتھی عام طور پر اپنے جہاز میں لگے ہوئے آلات پر انحصار رکھیں گے مثلاً راڈر، برقی دماغ وغیرہ کے ذریعہ وہ اپنے نشانے ایجنا راکٹ کے مدار اور مقام وسمت وغیرہ کی بابت صحیح معلومات اور اعداد و شمار حاصل کریں گے اور پھر ان کی روشنی میں خلائی پلیٹ فارم تیار کریں گے اس سے پہلے زمینی سٹیشنوں سے خلابازوں کو اس نشانے (راکٹ) کا پتہ دیا جاتا تھا جس سے خلائی پلیٹ فارم بنانا مقصود ہوتا تھا لیکن اب جیمنی ۱۱ ہی میں وہ سب آلات لگے ہوئے جن کے ذریعہ انہیں اپنے نشانے کا صحیح پتہ لگ سکے گا۔ اور وہ کامیابی سے خلائی پلیٹ فارم بنا سکیں گے۔

جیمنی پراجیکٹ کے آخری خلائی جہاز جیمنی ۱۲ کی اڑان اکتوبر میں عمل میں آنے کی توقع ہے اس مرحلے پر خلابازوں کو زمینی سٹیشنوں سے تقریباً کوئی امداد یا معلومات بہم نہیں پہنچائی جائیں گی۔ لہذا انہیں کلیتہً اپنے جہاز میں لگے ہوئے آلات ہی سے سارا کام لینا پڑے گا۔

چاند پر جانے اور وہاں سے کامیابی کے ساتھ واپس آنے والے خلابازوں کے لئے خلائی پلیٹ فارم بھاری سہولت کا موجب ہوگا۔ چاند پر جانے والے خلاباز تین ہوں گے۔ دو خلاباز ایک اور جہاز پر سوار ہو کر چاند پر اتریں گے اور اسی کے ذریعہ پھر واپس اُسی مدار میں آجائیں گے جہاں ان کا اصلی بڑا جہاز انتظار کر رہا ہوگا۔ وہ پھر خلائی پلیٹ فارم کی مدد سے واپس اس مدار میں داخل ہو جائیں گے اور واپس زمین پر اتریں گے

واضح رہے کہ دنیا کا سب سے پہلا خلائی پلیٹ فارم دسمبر ۱۹۶۵ء میں جیمنی ۶ کے خلابازوں نے جیمنی ۷ کے قریب پہنچ کر بنایا تھا۔ اس کے بعد ۱۶ مارچ ۱۹۶۶ء کو جیمنی ۸ نے خلائی پلیٹ فارم بنایا اور ایجنا راکٹ کے ساتھ خلابازوں نے اپنے اس جہاز کو جوڑا۔ پھر جیمنی ۹ کے خلابازوں نے ۳ سے ۶ جون ۱۹۶۶ء کی اڑان میں ایجنا راکٹ کے ساتھ ایک بار پھر پلیٹ فارم قائم کیا۔ ۱۸ جولائی سے ۲۱ جولائی ۱۹۶۶ء کی جیمنی ۱۰ کی اڑان میں دوہرا پلیٹ فارم بنا کر امریکی خلابازوں نے ایک اور عظیم کارنامہ سرانجام دیا۔

اب جیمنی ۱۱ کی اڑان میں خلائی پلیٹ فارم بنانے کے علاوہ دوسرے تجربے بھی کئے جائیں گے۔ تاکہ چاند پر خلابازوں کو اتارنے اور انہیں واپس لانے کی مہم آسان اور کامیاب ہو سکے۔

لیڈر بقیہ صفحہ ۲

ان الفاظ کو بار بار پڑھیئے۔ کیا اس "خبر الٰہیہ" کا ایک ایک لفظ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ پر چسپاں نہیں ہوتا۔ جب آپ کو خلیفۃ المسیح الثانی منتخب کیا گیا اس وقت تو شاید کسی کو شک ہو سکتا تھا کہ

"قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھہرے"

(ایضاً)

مگر آج جب کہ آپ کی نصف صدی سے زائد خلافت کے کارنامے ہمارے سامنے ہیں کوئی اندھا ہی اس غلط فہمی میں مبتلا ہو سکتا ہے کہ "تیری ہی ذریت" سے مراد جماعت احمدیہ کا کوئی فرد ہے جو استعارۃً ان کی ذریت ہی ہوتا ہے۔ اگر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی بجائے جماعت کا کوئی واحد فرد یہ کارنامے دکھاتا جو سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے دکھائے ہیں تو پھر تو ایسی تاویل سمجھ میں آسکتی تھی۔ مگر جب سیدنا حضرت محمود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی ذات میں ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ یہ باتیں لفظ بلفظ پائی گئی ہیں کہ

"اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا اور اس کے ذریعہ حق ترقی کرے گا"

تو پھر ہم کس طرح مان لیں کہ آپ ان الفاظ کے مصداق نہیں ہیں بلکہ کوئی اور فرد ہے کیا یہ عجیب منطق نہیں ہوگی آپ میں یہ تمام خوبیاں دیکھتے ہوئے "میری ہی ذریت" کے دور از قیاس معنی کریں کہ آپ کی جماعت کا کوئی اور فرد ہوگا جو خدا جانے کب ظہور کرے گا۔ یہ منطق تو ایسی ہے جیسی کہ اس فلسفہ کے طالب علم کی کہ ناشتہ میں ایک انڈا دیکھ کر اپنے باپ سے کہنے لگا کہ یہ ایک انڈا نہیں بلکہ دو انڈے ہیں ایک تو جو پلیٹ میں ہے اور دوسرا جو میرے ذہن میں موجود ہے باپ نے جھٹ پلیٹ والا انڈا اٹھا کر اپنے مونہہ میں ڈالا اور بیٹے سے کہا کہ اچھا تم وہ انڈا کھا لینا جو تمہارے ذہن میں ہے۔

الغرض جو عظیم الشان پیشگوئی ہر پہلو سے لفظ بلفظ پوری ہوئی ہے اس کے متعلق دور از قیاس تاویلیں کرنا ذرا سی عقل رکھنے والے کسی انسان کی سمجھ میں تو نہیں آسکتا البتہ "میں نہ مانوں" کا تو کوئی علاج نہیں۔

لاہور — تاریخ احمدیت

محترم شیخ عبدالقادر صاحب مربی لاہور کی تازہ تصنیف جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے خلفاء کرام کی لاہور میں آمد و رفت، ۱۶۵ صحابہ کرام کے حالات و روایات۔ جماعت احمدیہ لاہور لجنہ اماء اللہ اور خدام الاحمدیہ کی تحریکات پر مفصل روشنی ڈالی گئی ہے ۳۸ صفحات پر مشتمل صحابہ کرام کے اور تاریخی فوٹو بھی شامل کتاب کئے گئے ہیں۔ ساڑھے چھ صد صفحات کی ضخیم اور قیمتی کتاب کی قیمت صرف ۱۰/- روپے

ربوہ کے ہر تاجر کتب

اور

مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور سے مل سکتی ہے۔ المشتہر شیخ عبدالشکور مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور

جھنگ صدر کے احباب

الفضل کا تازہ پرچہ

ایم بی احمد اینڈ سنز

ایجنٹ اخبار الفضل

پٹرول پمپ جھنگ صدر سے

حاصل کریں۔ مینجر

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق

روزنامہ الفضل ربوہ

مینجر سے خط و کتابت کیا کریں۔

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینجر)

مکمل سیٹ کتب حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام

(چوبیس جلدوں میں) رعایتی قیمت -/۱۹۰ روپے علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ

علمی و دینی مصروفیات اور ذکرِ الٰہی کے ماحول میں تین دن جاری رہنے کے بعد

خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کے سالانہ اجتماعات کامیابی سے اختتام پذیر ہوگئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا خدام سے اختتامی خطاب

حضور ایدہ اللہ کی منظوری سے صدر خدام الاحمدیہ کے عہدہ پر دو سال کے لئے محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کا تقرر

ربوہ ۲۴ر اکتوبر۔ خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کے سالانہ اجتماعات جو یہاں مورخہ ۲۱ر اکتوبر کو شروع ہوئے تھے علمی و دینی مصروفیات اور ذکر الٰہی کے پاکیزہ ماحول میں تین دن جاری رہنے کے بعد کل مورخہ ۲۳ر اکتوبر کی شام کو کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گئے۔ خدام الاحمدیہ کے اس چوبیسویں سالانہ اجتماع کے اختتامی اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ملالت طبع کے باوجود از راہ شفقت تشریف لا کر امتیاز حاصل کرنے والی مجالس کے قائدین اور انعامات کے مستحق قرار دیئے جانے والے خدام کو شرف مصافحہ بخشا اور پھر اجتماع میں شریک جملہ خدام کو بیش بہا نصائح اور ہدایات سے پُر اختتامی خطاب سے نواز کر انہیں پُرسوز اجتماعی دعا کے ساتھ رخصت فرمایا۔ حضور نے خدام کو خود رائی، خود ردگی، خود نمائی اور اظہار بڑائی سے کلی مجتنب رہتے ہوئے اپنے نفسوں پر موت وارد کرنے اور ہمہ نیستی و تذلل کا جامہ پہننے کی تلقین فرمائی حضور نے فرمایا ہمیشہ کے لئے میرا پیغام یہ ہے کہ اپنے نفسوں پر موت وارد کرو نیستی کا جامہ پہنو اور ہمہ تذلل بن جاؤ خودی کو مارنا ہی اپنے نفس پر موت وارد کرنا ہے خود رائی خود روی و خود نمائی اور اظہار بڑائی سے کلیۃً اجتناب اختیار کرو جب تک ہم اپنے نفسوں پر ایسی موت وارد نہیں کریں گے اس وقت تک ہماری فتح کا دن جو در اصل دنیا میں اسلام کی فتح اور اس کے غلبہ کا دن ہے قریب نہیں آ سکتا۔

دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کا پاکیزہ ماحول

خدام نے حسب معمول یہ تین دن اور ان کی درمیانی راتیں دعاؤں اور ذکر الٰہی کے پاکیزہ ماحول میں بسر کیں پروگرام روزانہ علی الصبح ۴ بجے نماز تہجد کی ادائیگی سے شروع ہو کر بالعموم ساڑھے دس بجے شب تک جاری رہتا تھا۔ اس تمام عرصہ میں خدام نے باجماعت نماز تہجد اور پنجگانہ نمازوں کی بالالتزام ادائیگی کے علاوہ قرآن مجید، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے درس سننے نیز تلقینِ عمل کے پروگرام کے تحت محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ اور مہتممین مرکزیہ کی تقاریر سنیں علمی و ورزشی مقابلہ جات میں ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ مزید براں خدام کی مجلس شوریٰ کے اجلاس بھی منعقد ہوئے جن میں ملک بھر میں پھیلی ہوئی مجالس خدام الاحمدیہ کے ۳۲۸ نمائندوں نے شرکت کی۔

دو سال کے لئے نئے صدر کا تقرر

امسال شوریٰ کو آئندہ دو سال کے لئے نئے صدر خدام الاحمدیہ کے تقرر سے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں سفارش بھی پیش کرنی تھی۔ چنانچہ حضور کے ارشاد کے ماتحت مورخہ ۲۲ر اکتوبر کو ظہر اور عصر کی باجماعت نمازوں کی ادائیگی کے بعد محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے شوریٰ خدام الاحمدیہ کے اجلاس میں تشریف لا کر اپنی زیر صدارت صدر کا انتخاب کرایا۔ قواعد کی رو سے شوریٰ کو حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں تین ناموں کی سفارش کرنا تھی۔ بوقت انتخاب شوریٰ میں چھ نام پیش ہوئے۔ چنانچہ اجلاس کے بعد محترم مولانا صاحب نے آراء شماری کے لحاظ سے ان میں سے اوپر کے تین نام (محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور محترم میر محمود احمد صاحب) کے نام شوریٰ کی طرف سے سفارش کے طور پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کئے۔ حضور نے ان میں سے محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کو آئندہ دو سال کے لئے صدر خدام الاحمدیہ مقرر فرمایا۔ محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے اسی روز سوا آٹھ بجے شب تلقین عمل کے پروگرام کے اختتام پر اجتماع میں حضور ایدہ اللہ کے اس فیصلہ کا اعلان کیا۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب یکم نومبر سے صدر خدام الاحمدیہ کے عہدہ کا چارج لیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو یہ اعزاز مبارک کرے اور حضور ایدہ اللہ کی ہدایات کی روشنی میں صحیح خطوط پر خدام کی رہنمائی کرنے اور خدام کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مقرر کردہ لائحہ عمل کو کماحقہٗ عملی جامہ پہنانے کی توفیق عطا فرمائے تا نوجوانوں کی تربیت و اصلاح کی وہ غرض بتمام و کمال پوری ہو جس کے پیش نظر خدام الاحمدیہ کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔

امتیاز حاصل کرنیوالی ضلعی قیادتیں

خدام الاحمدیہ کی ضلعی قیادتوں میں مسابقت کی روح پیدا کرنے کے لئے کارکردگی کی بناء پر اوّل آنے والی قیادت کو گزشتہ دو سال سے انعام جاریہ کے طور پر شیلڈ دی جاتی ہے نیز اوّل دوم، اور سوم آنے والی قیادتوں کو سندات امتیاز عطا کی جاتی ہیں امسال مجلس خدام الاحمدیہ ضلع سرگودہا اوّل مجلس خدام الاحمدیہ ضلع گجرات دوم اور مجلس خدام الاحمدیہ ضلع راولپنڈی سوم قرار پائی۔ مورخہ ۲۳ر اکتوبر کو اجتماع کے افتتاحی اجلاس میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی منظوری سے حضور کی موجودگی میں ان ہر سہ مجالس کے نام مع ان کی علی الترتیب پوزیشن کے اعلان کیا جنہوں نے حاصل کردہ امتیازات کا اعلان کیا۔ حضور نے اظہار خوشنودی کے طور پر ان ہر سہ مجالس کے قائدین مکرم ڈاکٹر محمد محسن صاحب ہاشمی قائد ضلع سرگودہا، مکرم سید شریف احمد صاحب قائد ضلع گجرات اور مکرم مرزا عبد الحق صاحب قائد ضلع راولپنڈی کو شرف مصافحہ بخشا۔ اللہ تعالیٰ ان ہر سہ مجالس کو ان کے یہ امتیازات مبارک کرے آمین۔

اختتامی اجلاس

اجتماع خدام الاحمدیہ کا اختتامی اجلاس مورخہ ۲۳ر اکتوبر کو منعقد ہوا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے بخار کی تکلیف کے باوجود از راہ شفقت اجلاس میں تشریف لا کر خدام کو اختتامی خطاب سے نوازنا منظور فرمایا تھا ۴ بجے حضور کے تشریف لانے پر اجتماع میں شریک جملہ خدام اور زائرین نے احتراماً کھڑے ہو کر اور پرجوش اسلامی نعرے لگا کر حضور کا استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی حضور ایدہ اللہ کے کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نے کی از اں بعد حضور نے امتیاز حاصل کرنے والی مجالس کے قائدین اور گوناگوں علمی و ورزشی مقابلہ جات میں امتیاز حاصل کرنے والے خدام کو شرف مصافحہ بخشا۔ بعدہٗ یکم نومبر کو سبکدوش ہونے والے صدر خدام الاحمدیہ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے حضور ایدہ اللہ کی اجازت سے خدام سے خطاب کرتے ہوئے حضور کی طرف سے مقرر ہونے والے نئے صدر خدام الاحمدیہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کو ان کے تقرر پر مبارک باد دی اور اپنے چار سالہ عرصۂ صدارت میں خدام اور مجالس کے تعاون پر ان کا شکریہ ادا کیا۔

حضور ایدہ اللہ کا اختتامی خطاب

آخر میں حضور ایدہ اللہ نے اس حال میں کہ حضور کو ۱۰۰ درجہ ٹمپریچر بخار کی تھی تشریف فرما کر خدام کو بیش بہا نصائح سے پُر اختتامی خطاب سے نوازا جو ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ حضور نے قرآن مجید کی آیت مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا (فاطر آیت ۱۱) کی تفسیر بیان کر کے واضح فرمایا کہ حقیقی عزت وہی ہے جو عزتوں کے سرچشمہ سے نکلتی ہے اور وہ ہے علّام الغیوب خدا کی ذات ہے ہمتا۔ دنیا میں تو انسان بڑوں کی خوشامد کر کے چاپلوسی کر کے اور محض قیل و قال اور چرب زبانی سے کام لے کر عزت حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے لیکن محض قیل و قال اور چرب زبانی سے کوئی خدا کو راضی نہیں کر سکتا وہ دلوں کے بھید جانتا ہے اس کو لوگوں کے اعمال اور اذکار اور دعاؤں کی خامیوں کا بھی علم ہوتا ہے اس لئے کوئی شخص باتیں بنا کر یا بزعم خود ایسے اعمال بجا لا کر جو بظاہر نیک اعمال ہوں لیکن اعمال صالحہ کہلانے کے مستحق نہ ہوں خدا کی جناب میں عزت کا مستحق نہیں ٹھہر سکتا۔ خدا کی جناب سے اسی کو عزت ملتی ہے جو تصدیق باللسان اور تصدیق بالقلب کے ساتھ ساتھ صحیح معنوں میں اعمال صالحہ بجا لانے والا ہو یعنی ایسے اعمال بجا لانے والا ہو جو قرآن کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق ہوں۔

حضور نے اس امر کو بالتفصیل واضح کرنے کے بعد کہ کونسا عمل صالح ہے اور کونسا نہیں خدام کو بحیثیت خدام الاحمدیہ اعمال صالحہ کی تلقین فرمائی حضور نے واضح فرمایا کہ خدام الاحمدیہ کے وہی کام صالح ہو سکتے ہیں جو خلیفہ وقت کے بتائے ہوئے ہوں اور پھر وہ خلیفہ وقت کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق کئے جائیں اس لحاظ سے خدام کا لائحہ عمل وہ ہے جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے لئے مقرر فرمایا اور آپ کے بعد جو بھی خلیفہ ہو وہ مقرر کرے اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے خدام کو وقار عمل خدمت خلق اور صحت جسمانی کے ضمن میں خدام کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور ان ہر سہ امور سے متعلق ان کے لائحہ عمل کو بالتفصیل بیان کر کے ان کی کما حقہٗ انجام دہی سے متعلق انہیں تفصیلی اور محض ہدایات سے نوازا۔

آخر میں حضور نے خدام کو خودی و خود نمائی، خود رائی و خود روی سے کلی مجتنب رہتے ہوئے اپنے نفسوں پر ایک نہیں ہزاروں موتیں وارد کرنے اور ہمہ نیستی و تذلل کا جامہ پہننے کی پُر درد تلقین فرمائی۔ حضور نے فرمایا میرا آج کا بلکہ ہمیشہ کا پیغام یہ ہے کہ اپنے نفسوں پر اس موت کو وارد کرو جیسے ہمارے بزرگوں نے اپنے نفسوں پر وارد کیا تھا۔ انہوں نے ہمہ نیستی اور تذلل کا جامہ اس طرح پہنا تھا کہ وہ اپنی بزرگی کو مخفی رکھتے تھے وہ خودی و خود نمائی خود رائی و خود روی سے کوسوں دور تھے۔ جب تک ہم نیستی اور تذلل اختیار کر کے اپنے نفسوں پر ہزاروں موتیں وارد نہیں کرتے اس وقت تک اسلام کے غلبہ اور اس کی فتح کا دن جسے دیکھنے کے ہم خواہش مند ہیں نہیں آ سکتا۔

اس کے بعد حضور نے ایک پرسوز اجتماعی دعا کرائی دعا سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ کو جو کارکردگی کے اعتبار سے جملہ مجالس اطفال میں اوّل آئی تھی اپنے دست مبارک سے علم انعامی عطا فرمایا اور اس موقع پر محترم حکیم عبد العزیز صاحب مہتمم مقامی اور مکرم شیخ عبد الخالق صاحب ناظم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کو شرف مصافحہ بخشا۔ پھر حضور نے جملہ خدام کو واپس جانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔